AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 3, Issue 2, December 2019, PP: 155-166
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

Scan for download

گھریلو تشدّد کے اسباب اوران سے نجات کا حل: اختصاصی مطالعہ

Causes of Domestic Violence and its Redressal (An Abridged Study)

Sahibzada Uzair Mahmood
Department of Comparative Reigion & Islamic Culture, University of Sindh, Pakistan

ARTICLE INFO

Article History:
Received 22 Oct. 2019
Revised 28 Nov. 2019
Accepted 21 Dec. 2019
Online 31 Dec. 2019

DOI:

***Keywords**:*
Extremism,
Violent Behaviour,
Domestic Violence,
Peace and Harmony,
Beastliness.

ABSTRACT

In today's advanced world where man has all facilities and comfort of life, he is missing something day by day and that is the gracious gift of patience and prudence and kindness. Country to country, house to house extremism and violent behaviour is burning out the societies. These societies are not only destroying themselves, but they are ruining others too by wrecking peace and contention. Somewhere domestically women are victimized whereas, in some societies, men are targeted, and now youngsters and children are also encircled in this beastliness. In this research article, causes of violent behaviour are discussed and also definite solutions are provided. The article mainly discusses the violence against women and specifically domestic violence. Including all widely aspects of domestic violence, a comprehensive research is made on the causes, types, and respective attitudes. With some practical solutions to this particular extremism for both men and women, the article moves on to the description of violence amongst youngsters with a detailed discourse of the causes and aspects. A significant discussion is made for its remedial measures. The beauty of this research is that it also mentions the role of parents and other relations for resolving the violence and extremism amongst youngsters. The article concludes itself with some valid suggestions. If the solution presented in the article are worked out, it is hoped that society will get rid of such attitudes and it will turn into a cradle of peace and harmony.

Author's email: uzairnaqshbandi@gmail.com

موضوع کا تعارف:

آج کے اس ترقی یافتہ دور میں جہاں انسان کو ہر آرام، سہولت، آسائش مہیا ہے وہیں پر ایک شے روز بروز مفقود ہوتی جارہی ہے اور وہ ہے تحمل وبردباری جیسی عظیم نعمت،ضبط ونرمی جیسی عظیم دولت ،ملک کے ملک اور گھر کے گھر اس انتہاپسندی اور شدت پسندی کی آگ میں جھلس کر خاکستر ہورہے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی تباہ وبرباد کرکے امن، چین وسکون چھین رہے ہیں،گھروں میں کہیں عورتیں اس تشدد کی بھینٹ چڑھ رہی ہیں تو کسی معاشرے میں مرد اس کا شکار ہورہے ہیں حتی کہ اب تو نوجوان اور بچے بھی اس کی زد میں ہیں۔زیرِ نظر مقالہ میں تشدد بالخصوص گھریلو تشدد کے اسباب بھی ذکر کیے جائیں گے اوران کے حل بھی اس یقین ودلائل کے ساتھ پیش کیے جائیں گے کہ اگر ان پر حقیقۃً عمل کی کوشش کی جائے تو یہ بعید نہیں ہم اس لعنت سے چھٹکارا حاصل کرلیں اور ہمارے معاشرے بھی چین وسکون کا گہوارا بن جائیں۔

تشدد کے اسباب:

خاندانی تشدد /گھریلو تشدد کی اقسام واسباب:

Australian Government, UK Government اور دیگر حکومتی اور تحقیقاتی اداروں کی روشنی میںFamily Violenceیا Domestic violence سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر قابوپانے یاغلبہ حاصل کرنے کیلئے دھمکی آمیز، تشدد آمیز یاگھناؤنا رویہ اختیار کرے اور وہ سخت وتشدد آمیز طرزوطریقہ شوہر، بیوی، پارٹنر، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، یاکسی بھی خاندان کے افراد کے درمیان ہو تو اس کو خاندانی تشدد کہیں گے۔(۱)

"Any incident or pattern of incidents of controlling coercive, threatening behavior ,violence or abuse between those aged 16 or over who are or have been intimate partners or family members regardless of gender or sexuality."

(۱): جسمانی اس قسم کا تشدد(Physical) بھی ہوتا ہے:

یعنی مارا جائے، جسم کو داغا جائے، جلایا جائے، تیزاب پھینکا جائے،اعضاء کو کاٹ کر لنگڑا لولا کردیا جائے۔

(۲): نفسیاتی وذہنی(Psychological) بھی ہوتا ہے:

یعنی طنز کیا جائے، طعنے دیئے جائیں، کسی کی کمزوریوں کو بیان کرکے لوگوں کے سامنے ذلیل کیا جائے، عزت نفس خودداری کو مجروح کیا جائے، کسی کو حقیر ثابت کیا جائے اوراس پر اپنی برتری وفضیلت ثابت کی جائے، بلیک میل کرکے ذہنی اذیت دی جائے وغیرہ وغیرہ۔

(۳): جنسی(Sexual) بھی ہوتا ہے:

یعنی زبردستی جنسی تعلقات قائم کئے جائیں، جنسی طور پر ہراساں کیا جائے، جنسی اذیتیں دیکر خود لطف اندوز ہوا جائے، وغیرہ وغیرہ

(۴): مالی(Financial) بھی ہوتا ہے:

جیسے تنخواہ نہ دی جائے ضروریات زندگی کیلئے ترسایا جائے، کسی شخص کے اپنے پیسے کو اس کی ذات پر نہ خرچ کرنے دیا جائے وراثت کے زور پر یا کسی طور پر بھی جو حق بنتا ہے وہ ادا نہ کیا جائے، جائیدادوزمین پر قبضہ کرلیا جائے، کسی کو کوڑی کوڑی کا محتاج کردیا جائے۔

عالمی طور پر یہ مسئلہ اس قدر سنگین ہو تا جارہا ہے اور اتنا خطرناک ناسور بنتا جارہا ہے۔اس کا اندازہ ان اعداد و شمار سے لگایا جاسکتا ہے کہ صرف امریکہ میں "NCADV"(2) کی رپورٹ کے مطابق اوسطاً ہر منٹ میں ۲۰ افراد جسمانی تشدد کا شکار ہوتے ہیں جو کہ سال میں دس ملین سے زیادہ کی تعداد بنتی ہے، جس میں عورتیں اور مرد دونوں شامل ہیں۔

جبکہ ایک اور رپورٹ کے مطابق امریکہ میں مرد حضرات ۳ ملین کے قریب جسمانی تشدد کا نشانہ بنتے ہیں اور عورتیں ۴ ملین سے زائد جسمانی اور جنسی تشدد کا نشانہ بنتی ہیں جبکہ ہر تین میں سے ایک عورت اپنے سابقہ پارٹنر کے ہاتھوں قتل کر دی جاتی ہے.(۳)

جبکہ WHO کی ایک رپورٹ کے مطابق ہر ۱۰٪ سے ۶۹٪ تک عورتیں اپنے سابقہ پارٹنر / ساتھی کے ہاتھوں پوری دنیا میں تشدد کا نشانہ بنتی ہیں:

"In surveys from around the world 10-69%of woman report being physically assaulted by intimate male partner at some point in lives"

جبکہ WHO کی ۲۰۱۴ کی رپورٹ بھی یہی بتارہی ہے ہر ساتھی عورت تقریباً دنیا میں ۳۰٪ جسمانی اور جنسی تشدد اپنے مرد ساتھی کے ذریعے سہتی ہے۔

جبکہ پاکستان کے ایک بہت مستند اور سب سے بڑے اخبار جنگ کی ۲ مارچ ۲۰۱۶ء کی رپورٹ کچھ اس طرح ہے:

نیو یارک سے تعلق رکھنے والی "ہیومن رائٹس واچ" بین الاقوامی تنظیم جو انسانی حقوق پر رہنمائی اور تحقیق کرتی ہے، نے ۲۰۰۹ء میں یہ اعداد و شمار پیش کئے کہ پاکستان میں ۷۰ سے ۹۰ فیصد خواتین کو کسی نہ کسی حوالے سے تشدد کا سامنا ہے۔ این جی او کی تحقیق کے مطابق تقریباً ہر سال ۵ ہزار پاکستانی خواتین گھریلو تشدد کے ذریعے قتل کر دی جاتی ہیں جبکہ ہزاروں زخمی یا معذور ہو جاتی ہیں۔ تحقیق نے ظاہر کیا کہ تشدد کا شکار خواتین کی اکثریت قانونی چارہ جوئی یا مدد سے محروم رہتی ہیں تو کیا ۱۹۷۶ء کے قانون کی منظوری کے بعد خواتین کے تحفظ کیلئے کچھ کیا گیا؟ ۲۰۱۶ء میں بھی متاثرہ خواتین کیلئے تشدد کی صورتحال سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔ ۲۵ فروری ۲۰۱۶ء میں رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق پاکستانی خواتین حقوق کے ایک گروپ "عورت فائونڈیشن" نے بیان کیا کہ پنجاب میں خواتین کے خلاف ۵ ہزار آٹھ سو جرائم ہوئے جو کہ پورے پاکستان میں ہونے والے خواتین کے خلاف جرائم کا ۷۴ فیصد ہے۔ ۲۰۱۱ء میں تھامس رائٹرز فائونڈیشن کے ایک پول کے مطابق پاکستان افغانستان اور کانگو کے بعد خواتین کیلئے دنیا کا تیسرا خطرناک ترین ملک بن چکا ہے۔ اقوام متحدہ نے جہیز کو گھریلو تشدد کی ایک قسم قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستانی خواتین کو اکثر اس بنیاد پر قتل کر دیا جاتا ہے کہ ان کو کم جہیز دیا گیا، بہت سی دلہنوں کو جلانے کے عمل کو چولہا پھٹنے سے موت کا کہہ دیا جاتا ہے۔ جہیز کی وجہ اموات انڈیا، پاکستان، بنگلہ دیش، ایران میں سب سے زیادہ ہیں اور یہ اموات ۲۰۱۰ء میں ۸۳۹۱ کی تعداد میں سب سے زیادہ رپورٹ ہوئیں، پاکستان میں ایسی اموات کی تعداد دو ہزار سالانہ ہے۔ ایک مقامی این جی او "مدد گار نیشنل ہیلپ لائن" کے مطابق کم از کم ۱۶ سو پاکستانی خواتین کو ۲۰۱۳ء میں غیرت کے نام پر قتل کیا گیا۔ کم از کم ۳۷۰ خواتین زیادتی کا شکار ہوئیں جبکہ ۱۸۵ اجتماعی زیادتی کے واقعات رپورٹ ہوئے اسی طرح اس سال میں ۲ ہزار ایک سو ۳۳ خواتین کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا جبکہ ۸۸۷ کو پولس نے تشدد کا نشانہ بنایا، ۲۰۸ خواتین کو اغوا کیا گیا، ۴۰۶ کی جبری شادیاں کی گئیں۔ جبری شادیوں میں ونی کرنے کے ۱۷۶ کیسز بھی شامل تھے۔ جنگ گروپ اور جیو ٹی وی نیٹ ورک کی تحقیق کے مطابق اگرچہ بہت سے ممالک نے گھریلو تشدد کیخلاف قوانین بنائے۔ لیکن خواتین کیلئے عمومی طور پر کوئی

سکون کا باعث نہ بنے۔ اقوام متحدہ کے مساوی صنفی کے ادارے جو کہ "اقوام متحدہ خواتین" بھی کہلاتا ہے کے مطابق پوری دنیا میں (بشمول امیر اور غریب ممالک) خواتین کو مارا جاتا ہے، یا خرید و فروخت ہوتی ہے، زیادتی کی جاتی ہے اور قتل کیا جاتا ہے۔ ۲۰۰۸ء میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے "یونائیٹڈ" کے نام سے ایک مہم چلائی جسکا مقصد خواتین کے خلاف تشدد کا خاتمہ تھا۔ مہم کے ذریعے خواتین سے آگاہی اور ہر قسم کے تشدد کی سزا دینا جو کہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیار کے مطابق ہوں۔ "اقوام متحدہ خواتین" کا نظریہ تھا کہ مساوی صنف اور خواتین کو طاقتور بنانا کوئی جنس نہیں کہ جسے جہاز کے ذریعے منتقل کیا جائے یا رکھا جائے یا پھر تقسیم کیا جائے بلکہ یہ ایک سماجی کلچر اور رویوں کا مسلسل لمبے عرصہ تک کا ایک عمل ہے اور اس کا اثر اور نتائج دیکھنے کیلئے معاشی ذمہ داری اور ارادہ کی ضرورت ہے اگرچہ بہت سے فیصلہ ساز افراد اب اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں۔ ورلڈ بینک گروپ کی ایک حالیہ اشاعت خواتین، کاروبار اور قانون، برابر حاصل کرنا" کے مطابق پوری دنیا میں آدھا ارب سے زیادہ خواتین کو تشدد کیخلاف قانونی تحفظ نہیں۔ قانونی صنفی تفریق ہر جگہ ہے۔

۱۷۳ میں سے ۱۵۵ معیشتیں کم از کم ایک قانون رکھتی ہیں جو کہ خواتین کو معاشی مواقع سے روکتا ہے۔ ۱۰۰ معیشتوں میں خواتین پر صنف کی بنیاد پر ملازمت کی پابندیاں ہیں۔ ۴۶ کے قریب معیشتیں گھریلو تشدد کیخلاف خاص طور پر کوئی قوانین نہیں رکھتیں۔ ۱۸ معیشتوں میں شوہر اپنی بیویوں کو کام سے روکتے ہیں۔ گزشتہ دو سال میں ۶۵ معیشتوں نے خواتین کو معاشی مواقع دینے کیلئے ۹۴ اصلاحات کیں۔ اس ایڈیشن میں ۱۷۳ معیشتوں کو لیا گیا اس میں ۳۰ وہ معاشیات بھی شامل تھیں جنہیں پہلے شامل نہیں کیا گیا تھا۔ ورلڈ بینک نے اپنے نظر ثانی ایڈیشن میں شائع کیا کہ پوری دنیا ایک عام تشدد کا سامنا خواتین کو اپنے قریبی دوست سے کرنا پڑتا ہے۔ تقریباً ایک تہائی خواتین کہ جو قریبی دوست رکھتی تھیں کو جسمانی اور جنسی تشدد کا سامنا کرنا پڑا اور حقیقت قریبی دوست خواتین کے قتل کا ۳۲ فیصد باعث بنتے ہیں۔ ورلڈ بینک کی اشاعت کے مطابق خواتین کی زندگیوں (عمروں) کی شرح وہاں زیادہ ہے جہاں گھریلو تشدد کیخلاف انہیں قانونی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ ۱۲۷ ممالک گھریلو تشدد کیخلاف قانون رکھتے ہیں جس میں سے ۹۵ جنسی اور جسمانی دونوں حوالے سے قانون سازی رکھتے ہیں۔ معاشی تشدد جو کہ خواتین کے جنسی تعلق کے کاروبار میں ملوث ہونے کا باعث بنتا ہے ۱۷۳ ممالک میں سے ۹۴ میں معاشی تشدد کو کم کرنے کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ تشدد کی چاروں اقسام کے حوالے سے خواتین پر تشدد یورپ، مرکزی اور جنوبی ایشیاء میں ہے جہاں پر ۷۴ فیصد ممالک کو جسمانی، جنسی جذباتی اور معاشی تشدد کا سامنا ہے۔ یہی معاملہ لاطینی امریکہ اور کربین کے ۶۷ فیصد ممالک میں ہے۔ مشرقی ایشیاء اور بحرالکاہل کے ۴۹ فیصد ممالک میں ہے۔ ۲۰۱۴ء میں لبنان نے گھریلو تشدد کیخلاف خواتین اور خاندانی تحفظ اور قانون ۲۹۳ نافذ کیا اور مشرق وسطی اور شمالی افریقہ میں یہ ایسا واحد قانون تھا جو کہ چاروں تشدد کے حوالے سے تھا۔ اٹلی اور میسڈونیا نے گھریلو تشدد کے حوالے سے قانون میں مالیاتی تشدد کو بھی ترمیم کر کے شامل کیا سعودی عرب، بیلاروس، لٹویا اور ٹونگا نے بھی گھریلو تشدد کے حوالے سے نئے قوانین نافذ کئے۔

تاہم بہت سے ممالک میں خواتین کسی قانونی تحفظ سے محروم ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سات معیشتیں بیلجیئم، کینیڈا، ایسٹونیا، آئس لینڈ، مراکش، ہالینڈ اور تیونس میں گھریلو تشدد کیلئے کوئی واضح قوانین موجود نہیں ہیں لیکن ان ممالک میں اس مسئلے کو سخت سزاؤں کے ذریعے نمٹایا گیا ہے جب خاندان کے اندر ہی مجرمانہ جرائم کئے جاتے ہیں۔ لاطینی امریکہ اور کریبئین، مشرقی ایشیاء اور بحرالکاہل اور جنوب ایشیاء میں صرف ہیٹی، میانمار اور افغانستان میں ہی تشدد کے لئے قوانین موجود نہیں ہیں۔ یورپ اور سنٹرل ایشیاء، آرمینیا، روس اور ازبکستان میں گھریلو تشدد

کے لیے قوانین نہیں ہیں۔ مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں گھریلو تشدد پر قوانین کم مقبول ہیں جہاں ۱۹ میں سے صرف ۴ معیشتوں نے ایسے قوانین بنائے ہیں اور سب صحارا افریقہ میں تقریباً آدھی معیشتوں نے ایسا کیا ہے۔ گزشتہ ۲۵ سال میں گھریلو تشدد کے بارے میں قوانین متعارف کرانے والی معیشتوں کی تعداد تقریباً صفر سے ۱۱۸ تک جا پہنچی ہے۔ ریسرچ جاری رہی، امریکہ میں ۲۰۰۹ء میں کی گئی ایک تحقیق کے مطابق کہ حفاظتی قوانین متاثرین کی حفاظت کو بڑھا کر تشدد کو کم کرنے میں پر اثر ہیں اور ریاست کے اخراجات کو بچانے کے لحاظ سے بھی مثبت اثر رکھتے ہیں۔ ۱۷۳ میں سے ۱۲۴ معیشتوں میں گھریلو تشدد کے شکار بد سلوکی کرنے والے کے رویہ کو سدھارنے کیلئے ایسے قوانین کا استعمال کر سکتے ہیں۔ جہاں حفاظتی قوانین موجود ہیں وہ مجرم کو مشترکہ گھر سے ہٹانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اور متاثرین کے ساتھ رابطے سے بھی روکتے ہیں۔ تحریر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ خصوصی عدالتیں یا طریقہ کار بنا کر گھریلو تشدد کیخلاف قانونی کاروائی کو زیادہ مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔ شامل کی گئی ۱۷۳ معیشتوں میں سے ۱۱۷ میں گھریلو تشدد کے کیسز کیلئے خصوصی عدالتیں یا طریقہ کار ہے۔ اسی طرح کی شقیں شامل کی گئی ۱۱۳ معیشتوں میں بھی ہے اور ایسی معیشتوں کے ۹۴ فیصد جن میں حفاظتی احکامات ہیں میں مجرم کو متاثرہ شخص کے ساتھ رابطے کرنے سے منع کیا جاسکتا ہے۔

عالمی سطح پر ۷ فیصد خواتین انکے ساتھی کے علاوہ کسی اور کی طرف سے جنسی طور پر حملوں کا نشانہ بنی ہیں۔ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں ۱۰ سے ۲۰ فیصد تک خواتین کو جنسی غیر مردوں سے جنسی حملے برداشت کرنے پڑے ہیں۔ یورپی یونین کی معیشتوں میں ۴۰ سے ۵۰ فیصد خواتین کو کام کرنے کے دوران خواہش کے برعکس جنسی بڑھائو، جسمانی رابطے یا جنسی ہراساں کرنے کے دیگر صورتوں کا تجربہ ہوا ہے۔ خواتین کاروبار و قانون کا ڈیٹا یہ ظاہر کرتا ہے کہ ۱۷۳ میں سے ۴۱ معیشتوں میں جنسی طور پر ہراساں کرنے کیخلاف کوئی قانون موجود نہیں ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جہاں ایسے قوانین ہیں وہ مختلف جگہوں میں مختلف نوعیت کے ہیں جیسا کہ روزگار، تعلیم اور عوامی مقامات۔ ۱۱۴ معیشتوں میں روزگار کے دوران جنسی طور پر ہراساں کرنے کے بارے میں مخصوص طور پر شقیں قانون میں شامل کی گئی ہیں۔ تعلیم میں جنسی ہراساں کرنے کے قوانین کم عام ہیں صرف ۵۲ معیشتوں میں قوانین لڑکیوں کو سکولوں میں جنسی طور پر ہراساں کرنے سے بچاتے ہیں۔ اور صرف ۱۸ معیشتوں میں قوانین عوامی جگہوں پر خواتین کو ہراساں کرنے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ورلڈ بینک کی تحقیق کے مطابق ۱۸ ممالک میں کسی بھی ایریا میں کوئی قانون سازی نہیں کی گئی۔

ان میں افغانستان، کانگو، کیمرون، جبوتی، ، ایکواڈور، نیوگنی، گیبون، گنی، ہیتی، ایران، لیبیریا، مالی، موریطانیہ، عمان، روس، جنوبی سوڈان، سوازی لینڈ اور ازبکستان شامل ہیں۔ عالمی سطح کے معروف اداروں جن میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن تولیدی صحت اور ریسرچ کے محکمہ، لندن سکول آف ہائجینک اینڈ ٹراپیکل میڈیسن، بنیادی حقوق کیلئے یورپی یونین کی ایجنسی اور اقوام متحدہ اور عالمی بینک کی اس موضوع پر شائع ہونیوالی تحریروں کی مدد سے خواتین کیخلاف کبھی نہ ختم ہونے والے تشدد کے کچھ حقائق اور اعداد و شمار مندرجہ ذیل ہیں۔ بھارت میں خواتین کیخلاف سب سے عام جرم زیادتی ہے اور ہر ۲۹ منٹ میں ایک خاتون زیادتی کا نشانہ بنتی ہے۔ خواتین سے زیادتی کے واقعات میں ۴۶.۸ فیصد اضافہ ہوا ہے جو ۲۰۱۱ء میں ۲۶۸ کیسز سے بڑھ کر ۲۰۱۲ء میں ۳۹۲ ہو گئے ہیں۔ کم از کم ایک لاکھ چھ ہزار ۵۲۷ خواتین کو ۲۰۱۲ میں ان کے خاوند یا کسی رشتہ دار کی طرف سے ظلم کا نشان بنایا گیا (بحوالہ رپورٹ انڈین نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو ۲۰۱۳) ۲ ستمبر ۲۰۱۳ میں ٹیلی گراف کے شمارے کے مطابق انڈین نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۸۲۳۳ نوجوان خواتین جن میں بہت سی نئی دلہنیں شامل تھیں کو انکے

خاوند یا کسی رشتہ دار کی طرف سے جہیز کے باعث قتل کر دیا گیا۔ یہ اعداد و شمار ۲۰۱۱ میں ۹۹۱۳۵ تھے جو واضح اضافہ کے ساتھ گزشتہ سال ۱۰۶۵۲۷ تک پہنچ گئے۔ ان میں سے ظلم کے زیادہ تر کیسز خاوند یا سسرالیوں کی طرف سے کئے گئے تھے۔ بیورو کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق ۹۴ فیصد کیسوں میں الزامات عائد کئے گئے تاہم سزاؤں کی شرح صرف ۳۲ فیصد رہی۔ مظالم کے کیسوں میں سزائوں کی شرح صرف ۱۵ فیصد تھی۔ ۱۶ دسمبر ۲۰۱۴ میں ہفففنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق انڈین نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے مطابق خواتین کیخلاف تشدد کے واقعات میں ۲۰۰۹ سے اضافہ ہوا ہے اور ۲۰۱۳ تک ان میں ۵۰ فیصد سے زیادہ اضافہ ہو گیا تھا۔ یہ تعداد ۸۴۸ سے زیادہ بنتی ہے جنہیں روزانہ ہراساں کیا گیا، زیادتی کا نشانہ بنایا گیا یا اغوا کے بعد قتل کر دیا گیا۔ کچھ کو تو انسانی سمگلروں کو بیچ دیا گیا۔ اس لئے اگر ہم ہفففنگٹن پوسٹ کے اعداد و شمار پر جاتے ہیں جس میں یقیناً صرف رپورٹ کئے گئے کیس شامل ہیں تو سالانہ کم از کم ۳۰۹۵۲۰ خواتین کو ہراساں، زیادتی یا اغوا کے بعد قتل کر دیا جاتا ہے۔ نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر امارتیا سین نے ۱۹۸۶ء میں کیلکولیٹ کیا تھا کہ ۳۷ ملین خواتین ملک سے گمشدہ تھیں۔ اس کے بعد سے ملک سے خواتین کی گمشدگی کے واقعات میں صرف اضافہ ہی ہوا ہے۔ اس کے مطابق انڈیا میں خواتین کی گمشدگی کے بہت سے طریقے ہیں ان میں خواتین بر انن قتل، بچے، چھوٹی لڑکیوں کی بھوک، جہیز سے متعلقہ قتل، غیرت کے نام پر قتل اور لڑکیوں کی پیدائش سے قبل زبردستی اسقاط حمل کرنے کے نتیجہ میں ہونے والی اموات شامل ہیں۔ ۵۰ ملین گمشدہ مہم کی بانی اور ڈائریکٹر ریتا بینرجی کے مطابق حکومت کو قومی سطح کے ایک مسئلے کی طرح نسل کشی کیخلاف بھی میڈیا مہم بھی شروع کرنی چاہیئے جیسی حالیہ دور میں شہریوں کو ڈیجیٹل ٹی وی کے بارے میں آگاہی دینے کیلئے کی گئی ہے جسکو ہر میڈیا نیٹ ورک پر ۱۵ سے ۳۰ منٹ تک ایڈرس کیا گیا ہے۔ ۲۰۰۵ کے ایک نیشنل فیملی اینڈ ہیلتھ سروے کے مطابق ۱۵ سے ۴۹ سال کی عمر کی خواتین میں عمر بھر میں گھریلو تشدد کی شرح ۳۳.۵ فیصد جبکہ جنسی تشدد کی شرح ۸.۵ فیصد رہی۔ تشدد کے واقعات سب سے کم بدھ مت اور جین خواتین میں رپورٹ ہوئے جبکہ بھارت میں سب سے زیادہ مسلمان خواتین میں رپورٹ ہوئے۔ ۸ مارچ ۲۰۱۴ میں لینسٹ جو کہ دنیا کا ایک قدیم اور معروف میڈیکل جرنل ہے جسکی بنیاد ۱۸۲۳ء میں رکھی گئی تھی کے مطابق انڈیا میں رپورٹ کی گئی ۸.۵ فیصد تشدد کے واقعات دنیا بھر میں سب سے کم ہیں۔ اس لئے انڈیا کی بڑی آبادی کا مطلب ہے کہ عمر بھر میں ۷.۵ ملین خواتین تشدد کے واقعات سے متاثر ہوتی ہیں۔ یہی حقائق ۲۰۱۴ء کی انڈیا کے بارے میں لینسٹ کی تحقیق میں بر آمد ہوئے ہیں کہ انڈیا میں پولس کو رپورٹنگ کی شرح اس لئے کم ہے کہ انڈیا میں ازدواجی عصمت دری جرم نہیں ہے۔ بھارت میں زیادہ جنسی تشدد شادی کے دوران ہوتے ہیں ۱۰ فیصد شادی شدہ خواتین اپنے شوہروں کی طرف سے جنسی تشدد کو رپورٹ کرتی ہیں۔ جوان لڑکیاں بھی ۲۴ فیصد زیادتی کے واقعات بیان کرتی ہیں اگرچہ یہ جنسی تشدد کا شکار ہونیوالی خواتین کی کل تعداد ۹ فیصد کو ظاہر کرتی ہیں۔ قومی اور مقامی سطح پر جنسی تشدد کی جاسوسی ہمیں بھارت میں جنسی تشدد کو سمجھنے، ٹریک کرنے اور کم کرنے میں مدد دیگی۔ ۲۰۱۲ میں انڈین نیشنل کرائم رپورٹ بیورو کی رپورٹ کے مطابق ملک میں کرائم رپورٹ کرنے کی شرح ایک لاکھ میں ۴۶ ہے، زیادتی کی شرح ایک لاکھ میں ۲ ہے، جہیز کیلئے قتل کی شرح ایک لاکھ میں ۰.۷ ہے جبکہ خاوند یا اسکے رشتہ داروں کی طرف سے گھریلو تشدد کی شرح ایک لاکھ میں ۵.۹ فیصد ہے۔ بھارت میں گھریلو تشدد ایکٹ ۲۰۰۵ قانونی طور پر گھریلو تشدد اور پولیس کو رپورٹ کئے گئے کیسز کے بارے میں استغاثہ ہدایات کی وضاحت کرتا ہے۔ بھارتی سپریم کورٹ نے ۲۰۰۰ء میں چیئرمین انڈین ریلوے بورڈ اور چندریما داس کیس میں مغربی بنگال میں ریلوے افسران کی زیادتی سے بچنے والی بنگلہ دیشی خاتون کو غیر معمولی طور پر ۱۰ ملین روپے کے معاوضہ سے نوازا

تھا۔فوری تحفظ کے احکامات کے طریقہ ہائے کار کے تقاضے مختلف ممالک میں مختلف ہوتے ہیں۔ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اور لندن سکول آف ہائی جینک اینڈ ٹراپیکل میڈیسن کی جاری تحقیق کے ابتدائی نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ عالمی سطح پر خواتین کو ہلاک کرنے کے رپورٹ ہونیوالے واقعات میں ۳۵ فیصد کسی گھریلو شخص کے ہاتھوں ہوتے ہیں۔یورپی یونین کے ڈیفنے پروگرام کے مطابق یورپ میں ہر سال گھریلو افراد سے متعلقہ خواتین کی ہلاکت کے ۳۵۰۰ واقعات رونما ہوتے ہیں۔درحقیقت اپنے شوہر یا خاوند کی طرف سے ہلاک ہونیوالی ۷۷ فیصد سے زائد خواتین ایسی ہیں جنکی عمریں ۳۵ سے ۴۴ سال کے درمیان تھی۔جنیوا ڈیکلریشن کی ایک حالیہ اشاعت '۲۰۱۵ میں مسلح تشدد کا عالمی بوجھ' سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۰۴ ممالک اور علاقوں سے دستیاب مواد کے مطابق ۲۰۰۷ سے ۲۰۱۲ تک عالمی سطح پر ہر سال تقریباً ۶۰ ہزار خواتین پر تشدد کے واقعات میں ماری گئیں۔یہ اموات دنیا بھر میں ہونے والی تمام ہلاکتوں کا ۱۶ فیصد بنتی ہیں۔ مسلح تشدد کا عالمی بوجھ(GBAV) کے ۲۰۱۱ کے ایڈیشن کے مطابق خواتین کی ہلاکتوں کی اوسط شرح میں معمولی سی کمی ہوئی ہے۔خواتین کے قتل کی شرح پولرائزڈ ہوگئی ہے۔

مردوں کو تشدد ودہشت گردی سے روکنے کا حل:

مختلف تحقیقات اور کتب کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ عورتوں یا بیویوں پر مرد ساتھیوں یا شوہروں کے ہاتھوں تشدد یا شوہروں پر بیوی کے ہاتھوں تشدد کے بہت سے عوامل واسباب ہیں جن میں سے بنیادی سبب کم علمی اور جہالت ہے یعنی دونوں کا ایک دوسرے کے حقوق سے ناواقف ہونا،یعنی ایک طرف شوہر اپنے مرد ہونے کے گھمنڈ اور بااختیار ہونے کے زعم میں معمولی معمولی سی باتوں پر بیوی کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا رہتا ہے دوسروں کے سامنے ذلیل وحقیر کرتا ہے،اس کی عزت نفس مجروح کرتا ہے،خود کو عالمی طاقت یا سپر پاور خیال کرتے ہوئے اوراس معصوم ومظلوم کو مقبوضہ یا فتح کیا ہوا ملک سمجھتے ہوئے حملے سے بھی گریز نہیں کرتا،بے دریغ مارتا ہے،لاتوں،ہاتھوں،مکوں کا آزادانہ استعمال اپنا حق سمجھتا ہے حتی کہ مطلق العنان بادشاہ ہونے کا نفسیاتی مرض بھی عروج پر پہنچ جاتا ہے اور وہ ہوش کھو بیٹھتا ہے کہ اس معصوم کے اعضاء کاٹنے،جسم پر تیزاب پھینکنے اور زندہ جلانے جیسے وحشیانہ اعمال بھی اسے شرمندہ نہیں کرپاتے لیکن وہ شوہر ظلم کرتے ہوئے اس بات سے ناواقف ہوتا ہے،لاعلم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام کو کوڑوں سے مار رہے تھے نبی کریم ﷺ نے یہ منظر دیکھا تو پیچھے سے آواز دیکر فرمایا اے ابا مسعود "اِعلَم"(جان لے) جتنی قدرت تجھے اپنے اس غلام پر ہے اس سے کہیں زیادہ قدرت اس قادر مطلق کو تجھ پر ہے یہ سنا تھا کہ آپ کانپ اٹھے اورآپ کے ہاتھوں سے کوڑا گر گیا۔(۴)

شوہروں / مردوں کو تشدد سے روکنے کا طریقہ:

معاشرہ میں رہنے والے شوہروں کو کبھی اس علم کی طرف لایا ہی نہیں گیا جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ بیوی سے محبت تو بہت اعلیٰ چیز ہے اگر تو صرف پیار سے ایک لقمہ بھی بیوی کے منہ میں ڈال دیتا ہے تو رب اسے بھی تیرے لیے عبادت بنا دیتا ہے اوراس پر بھی تجھے اجر وثواب عطا فرماتا ہے"اِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةًتَبْتَغِیْ بِھَاوَجْہَ اللہِ اِلَّااُجِرْتَ حَتّٰی مَاتَجْعَلَ فِی فِیِّ اِمرأتِکَ"(۵)

عالمی سطح پر Domestic violence کے اعداد وشمار اور رپورٹیں تیار کرنے والوں نے،ترقی یافتہ ممالک خصوصاً امریکہ یورپ کے ریسرچ اسکالرز نے گھریلو تشدد سے بچنے کیلئے یہ طریقے تو بیان کئے کہ اس تشدد سے بچنے کیلئے جدید Mobile applications اور Softwares تیار کرلئے گئے ہیں وہ ڈائون لوڈ کئے جائیں،اگر اس مسئلہ سے متعلق قریب کوئی Centre قائم کئے گئے ہیں تو وہاں فوری رابطہ

کیاجائے جبکہ ان جیسے اور بہت سے رپورٹوں کی حد تک محدود رہنے والے طریقے بیان کئے گئے جن کے ناقص ہونے اور ہمہ جہت نہ ہونے کا صرف ہمیں ہی اندازہ نہیں بلکہ ان طریقوں سے مطلوبہ نتائج نہ ملنے کا خود مغربی محققین کو بھی اعتراف ہے۔

لیکن حیرت ہے دنیامیں اپنے آپکو سب سے زیادہ ترقی یافتہ سمجھنے والے ، دنیاوالوں کو علم کی نئی جہتوں سے روشناس کرانے والے ، علم کو عام کرنے کا دعوٰی بھی کرتے ہیں لوگوں کو ترغیب بھی دلاتے ہیں لیکن حیرانگی ہے ان کی عقلوں پر کہ اس Standard پر پہنچنے کے باوجود بھی اس Education کو عام نہیں کرتے جو دنیا کا سب سے ذہین شخص اپنے ساتھ لے کر آیا یعنی محمد عربی ﷺ اور کلام ربّی۔

کاش یہ تعلیم منظم طریقہ سے پلاننگ کے ساتھ پوری دنیا کے مردوں ، شوہروں کو بغیر کسی رنگ و نسل ، مذہب کے دی جائے کہ وہ خالق تو Domestic violence کوروکنے کا یہ طریقہ بیان فرمارہاہے:"هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ"(٦)(اے مردو)وہ بیویاں تمہارے لئے لباس کی طرح ہیں اور تم ان بیویوں کے لئے لباس ہو۔لباس کا لفظ استعمال فرماکر کس خوبصورت انداز میں شوہروں کو تشدد وزیادتی سے روک کر انہیں محبت والفت کے جذبات پیدا کئے گئے کہ جس طرح لباس پہننے کے بعد انسان کے جسم کے عیوب و نقائص لوگوں سے چھپ جاتے ہیں بالکل اسی طرح بہترین شوہر وہ ہے جو اپنی بیوی کی چھوٹی چھوٹی خامیوں اور کوتاہیوں کو لوگوں کے سامنے ذکر کرکے ذلیل ورسوا نہیں کرتا بلکہ لباس بن کر اس کے عیبوں کو چھپالیتاہے۔

جس طرح لباس پہننے کے بعد باہر کی گندگی ، کیچڑ، گرد وغبار سے انسانی جسم بچ جاتاہے اسی طرح شوہر اپنی بیوی کا لباس بن کر لوگوں کی گندی نظروں اور زمانے کے حملوں سے اسے بچاتاہے,وہ خود ظلم و تشدد نہیں کرتا بلکہ وہ تو ظلم و تشدد سے بچانے کیلئے ڈھال کا کردار ادا کرتاہے۔

عورتوں کیلئے تشدد سے بچاؤ کا طریقہ:

جہاں شوہروں کو ظلم و تشدد سے روکنے کیلئے اس حقیقی تعلیم وتربیت کی ضرورت ہے وہاں عورتوں اور بیویوں کو بھی تشدد و ظلم سے بچنے کیلئے اسی Divine Education کا سہارالیناپڑے گا، انہیں بھی یہ سیکھناپڑے گا، یہ جانناہو گا کہ ان کے پیدا کرنے والے نے انہیں بھی شوہروں کیلئے لباس قراردیاہے یعنی جس طرح لباس شرم وحیاپر دلالت کرتاہے بے حیائی اور فحاشی کیلئے رکاوٹ ہے، اسی طرح بیوی بھی وہ لائق تعظیم و تکریم ہے جس کی زینت جس کا سنورنا، سنگھار کرنااس کے شوہر کو اس کالباس بننے پر مجبور کردے، نہ کے زمانے کو دکھانے کیلئے اپنالباس ہی اتاردے۔

یہ وہ بنیاد ہے جہاں سے تشدد وزیادتی کا آغاز ہوتاہے لیکن پھروادئ حیرت میں گم ہوں کہ بڑی بڑی تحقیقات کرنے والوں نے، مظلوم انسانوں کے مسیحابننے والوں نے پہلے خود ہی عورت کو "آزادی" کے نام پر "حقوق نسواں" کے لیے جدوجہد، "مردوں کے شانہ بشانہ اور برابری"، جیسے پرفریب نعرے دیکر مارکیٹ میں Sex product کے طور پر متعارف کرایا، تشدد وزیادتی کی بھینٹ چڑھایااور جب وہ بیچاری، اپنی چاردیواری، جو کہ تھی اس کی حقیقۃً آزادی، اس سے نکل گئی، اور پرفریب جال میں پھنس گئی تو جال میں پھنسی ہوئی مظلوم عورتوں کے سب سے بڑے نجات دہندہ اور مسیحابن کر تشدد کے جال سے نکالنے کے بجائے ان کے افسانے کہانیاںاور رپورٹیں تیار کرتے رہے اور زروجواہرات کے گوداموں کے پیٹ بھرتے رہے۔

اتفاق سے ۱۹۰۵ء میں جب پہلی دفعہ صیہونیت اور یہودیوں کی خفیہ تنظیم فری میسن کے خطرناک خفیہ دستاویزات سامنے آئے جس میں پوری

دنیا پر تسلط وقبضہ قائم کرنے کیلئے اور پوری انسانیت کو اپنا غلام بنانے کے لئے یہودیوں نے نظام تعلیم، نظام معاشیات، حکومت، مذہب کو بالکل تباہ وبرباد کرکے جو ہولناک اور ہوش اڑادینے والا منصوبہ اور خاکہ پیش کیا اس میں منصوبہ کا یہ حصہ میری گزشتہ سطور کی تصدیق بھی کر رہا ہے اور ہمارے مفکرین کی افکار سے بھی کھیل رہا ہے۔

عرصہ ہوا پرانے زمانے میں ہم نے سب سے پہلے عوام الناس کے سامنے آزادی، مساوات اور اخوت کے نعرے پیش کئے تھے بعد کے زمانے میں اطراف وجوانب کے احمق طوطے ان کی رٹ لگاتے ہوئے اس جال میں پھنستے چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی دنیا سے خوشحالی بھی رخصت ہوگئی، غیر یہودی مفکرین مجردالفاظ کے معنی کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے، انہوں نے ان کے معانی کے تضاداور باہمی تعلق پر غور ہی نہیں کیا، وہ آج تک یہ نہیں سمجھ سکے کہ مساوات اورآزادی نظام فطرت کے خلاف ہیں قدرت نے انسانوں کو یکساں ذہن نہیں دیا، یکساں خصوصیات نہیں دیں، یکساں صلاحیتیں نہیں دیں یہ اصول اتنا ہی ناقابل تبدیل ہے جتنا یہ اصول کہ قانون قدرت سے انحراف ناممکن ہے۔ (۷)

عورتوں کو تشدد بننے سے روکنے کا حل:

عورتوں میں آزادی حاصل کرنے، اپنے حقوق کے لڑنے کا جنون پیدا کرنے سے یقین جان لیجئے گھریلو تشدد وزیادتی میں نہ آج تک کمی ہو سکی اور نہ آئندہ ہو گی میری اس بات کا دل نہ چاہتے ہوئے بھی انہیں محققین کی رپورٹیں، آرٹیکلز، اوراعداد وشمار برملا اعتراف کر رہی ہیں، اگر آپ حقیقتہً مخلص ہو کر Domestic violence کو دنیا سے ختم کرنا چاہتے ہیں یا کم کرنا چاہتے ہیں توبیویوں کو یہ کہہ کر Educate کیجئے کہ مصطفٰی ﷺ نے ارشاد فرمایا"**لَوكنتُ آمراًأحداًأن يَّسجُدلِغَيرِالله لأمرتُ الْمرأةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا**" کہ اگر میں اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔(۸)

جب ایک عورت دھوکہ اور فریب سے دوراور حقیقت سے قریب ترین یہ تعلیم وتربیت لے کر شوہر کے گھر میں داخل ہوتی ہے تو حقوق کو حاصل کرنے کے جنون میں سامنے بدزبانی یازبان درازی کرتے نہیں ملتی یاآزادی کی آڑ اوراس کے خبط میں شوہر پر ذہنی، جذباتی، نفسیاتی اورزبانی تشدد کرتے ہوئے نہیں پائی جاتی، بلکہ ایک ایسی مثالی بیوی کا کردار ادا کرتی ہے کہ جس کی آنکھوں کی حیا، اس کا بناؤ سنگھار، نرم گفتار اوراعلیٰ اخلاق وکردار غرضیکہ اس کا ہر عمل عالمی محققین کو حقیقت کا چہرہ دکھارہا ہوتا ہے اور ببانگ دھل اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ ایک بار کسی کے حقوق دیکر دیکھو پھر حقوق چھیننے نہیں پڑینگے خود مل جائیں گے۔

Sexual violence پر ہی زور کیوں:

ہمارے مفکرین اہل دانش حضرات کی عقلوں وفکروں کو خواب غفلت سے جگانے میں شاید میری یہ عاجزانہ کوشش اہم کردارادا کرجائے کہ اس زمانہ میں تشدد تو کئی اقسام کے رونما ہو رہے ہیں جیسا کہ گزشتہ سطوریں اس کا ذکر بھی کیا گیا، کئی افراد پر ہو رہے ہیں یعنی مردوں پر بھی ہو رہے ہیں بوڑھوں پر بھی ہو رہے ہیں لیکن حیرت یہ ہے کہ سب سے زیادہ فوکس اور اہمیت "عورتوں پر تشدد" کو دی جاتی ہے اوراس میں بھی Sexual violence کو یہ اگر صرف میرا تجزیہ ہوتا تو شاید ایک پاکستانی اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے رد کر دیا جاتا لیکن کیا کیا جائے WHO کی حالیہ رپورٹ بھی اس کا اعتراف کر رہی ہے۔

Intimate partner violence is the most extensively surveyed of all types of violence.

Approximately 57% of countries indicated that they had conducted national surveys on violence against women which focused on intimate partner violence, making this type of violence the most extensively surveyed of all followed closely by population based surveys that include sexual violence.(۹)

لہٰذا تشدد تو کئی اقسام پر مبنی ہے لیکن عورتوں پر جنسی تشدد کا ہی سب سے زیادہ سروے ہونا، سب سے زیادہ منظر عام پر لانا، اس موضوع کو سب سے زیادہ زیر بحث لانا بیداری شعور کی آڑ میں۔

کیا اس لئے نہیں کہ انسانوں خصوصاً نوجوانوں کی شہوتوں کو برانگیختہ کیا جائے، حرام کاری و بدکاری کیلئے انتہائی Educated انداز میں راہ ہموار کر دی جائے۔ جس شیطانیت و حیوانیت کو عام کرنا مقصود ہے اسی کیلئے "بیداری شعور"، تعلیم کو عام کرنا" حقوق کو جاننا"، جیسے خوبصورت نعرے دے کر معاشرے میں ناسور کی طرح پھیلا دیا جائے۔

حیران کن بات یہ ہے کہ گھریلو تشدد Family violence کی اقسام میں مغربی محققین اس تشدد کو بھی شامل کرتے ہیں جو ایک Boyfriend اور Girlfriend کے درمیان یا نکاح سے پہلے ناجائز تعلقات استوار کرنے والے ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان واقع ہو، یہاں تک کہ اس کے اعداد و شمار بھی تفصیل سے ذکر کئے جاتے ہیں اور اس کے اسباب وغیرہ بھی: مثلاً امریکہ میں ہی ہر تین میں سے ایک نوجوان جسمانی، جنسی یا زبانی تشدد زیادتی کا شکار ہوتا ہے اپنے ملاقاتی ساتھی (Dating Partner) کے ہاتھوں جبکہ ۱۶٪ کالج میں پڑھنے والی لڑکیاں جنسی طور پر ہراساں کی جاتی ہیں dating (ملاقات) کے دوران۔(۱۰)

مزید تفصیلات کے خواہشمند Dating violence یا Teenage violence لکھ کر Net پر سرچ کریں ہزاروں ویب سائیٹس آپ کا استقبال کریں گی اور آپ کو ایک ایک بات کی تفصیل بتائیں گی لیکن میں عالم حیرانگی سے ہی نہیں نکل پا رہا کہ اس تشدد کے اعداد و شمار بھی ذکر کئے جا رہے ہیں اور تفصیل سے اسباب بھی لیکن آزادی کی آڑ میں جس حرام تعلق سے اس تشدد کی بنیاد رکھی جا رہی ہے اس کی طرف کوئی بھولے سے بھی نہیں بھٹک رہا۔

کیا یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ نہیں کہ جس کو مسیحا سمجھے وہی راہزن نکلا کیا یہ سب انجانے میں ہو رہا ہے یا کسی بہت بڑی پلاننگ کے تحت؟ اس کا جواب یہودیوں کی خفیہ دستاویزات ہی آپ کو دے سکیں گی۔

"اسی مقصد کے پیش نظر ہم اخباروں رسالوں کے ذریعے متواتر ان نظریات کا پرچار کر کے ان پر اندھا اعتماد پیدا کر رہے ہیں غیر یہودی دانشوران نظریات سے لیس ہو کر بغیر کسی منطقی تصدیق کے ان نظریات کو روبعمل لانے کی کوشش کریں گے اور ہمارے ماہر کارندے اپنی کمال عیاری سے ان کی فکر کا رخ اس طرف موڑ دیں گے جو ہم نے ان کیلئے پہلے سے مقرر کی ہوئی ہے آپ کو ایک لمحہ کیلئے بھی شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ خالی خولی الفاظ نہیں غور کیجئے کہ ڈارون کے نظریئے کو کس نے کامیابی سے ہمکنار کرایا، مارکسیت اور نطشے کے فلسفے کا کس نے لوہا منوایا، ہم یہودیوں پر یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان نظریات سے غیر یہودی دماغ کس قدر منتشر اور پراگندہ کئے گئے "(۱۱)

Divine Guidance خدائی راہنمائی:

اس قسم کے تشدد سے نجات کیلئے ھادی کائنات محمد مصطفی ﷺ جس خدائی راہنمائی کو لیکر آئے ہیں اگر ہم اخلاص کے ساتھ اس طریقے پر عمل کر لیں اور ہماری اس دنیا کے محققین اور بااختیار طبقہ اپنے اپنے ملکوں میں، علاقوں میں اس خدائی قانون کو نافذ العمل کروادیں میں یقین کامل کیساتھ کہتاہوں کہ اس قسم کے تشدد کا وجود ہی دنیا سے ختم ہو جائے گا لیکن شرط اس کو نافذ العمل کروانا ہے۔ اس کائنات کا خالق فرماتا ہے:

" قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْامِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْراً بِمَا يَصْنَعُوْنَ" (۱۲)

ترجمہ: اے حبیب حکم فرمادیجئے انہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں کہ اپنی نگاہوں کو نیچا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کیلئے بہت عمدہ ہے، بیشک اللہ خبر رکھتا ہے ہر اس کام کی جو وہ کرتے ہیں۔

اس مقام پر اقوام عالم کی کس خوبصورت انداز میں راہنمائی کی گئی کہ ناجائز تعلقات کا قیام، میل جول، Dating وغیرہ تو بہت دور کی بات ہے ہر ملک کے رہنے والے مردوں پر یہ حکم نافذ کردو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھ کر چلیں اور بدکاری سے بچتے ہوئے چلیں اس معاشرے کی عورتیں خود بخود تشدد سے نجات پاتی چلی جائیں گی اور وہ معاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

لیکن بات ابھی مکمل نہیں ہوئی صرف مردوں کو ہی حکم نہیں دیا گیا جیسا کہ بہت سی میڈیا پر بیٹھنے والی اور مغربی افکارو نظریات اور آزادی کا دفاع کرنے والی خواتین کو اس آیت کا مفہوم بڑی مشکلوں سے رٹوایا جاتا ہے، کاش وہ اگلی آیت کا مفہوم بھی یاد کر لیں تو حقیقۃً جنسی تشدد کا خاتمہ ہو جائے گا اور دنیا کا ہر ملک پرامن بھی بن جائے گا۔ خالق کائنات اگلی آیت میں فرماتا ہے:

"وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّامَاظَهَرَمِنْهَاوَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْاٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآ ءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْاَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِىْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْبَنِىْٓ اَخَوَاتِهِنَّ"(۱۳)

ترجمہ: اے حبیب ﷺ ان عورتوں کو بھی حکم دیجئے جو اللہ پر ایمان رکھتی ہیں کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں اور اپنا بناؤ سنگھار (میک اپ) ظاہر نہ کریں سوائے (اس حصہ) کے جو اس میں سے خود ظاہر ہوتا ہے اور اپنے دوپٹے اوڑھے رہیں گریبانوں سینوں تک اور اپنے بناؤ سنگھار (میک اپ) کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں کے، یا باپ دادا کے یا اپنے شوہروں کے باپ دادا کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے۔

اس مقام پر کس حکمت بھرے انداز میں عورتوں کو سمجھایا گیا کہ جب تم محرم یعنی جس کا اوپر ذکر کیا گیا ان کے علاوہ غیر محرموں کے سامنے بے پردہ ہو کر اپنے اپنے حسن و جمال اور میک اپ کا اظہار کرتی ہو تو یہیں سے اجنبی مردوں کے دل میں تمہیں جنسی طور پر ہراساں کرنے کے خیالات جنم لیتے ہیں اور پھر جنسی تشدد و خرافات کی ابتداء ہوتی ہے، بس اگر تم نے اس پر عمل کر لیا اور تمہارے نچانے والوں نے اس پر عمل کرا دیا تو ان کا دھندا و کاروبار تو بند ہو جائے گا لیکن دنیا میں حقیقۃً امن قائم ہو جائے گا کیونکہ خالق اس طرح عمل کرنے والوں کو "قَدْاَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ" کہہ کر کامیابی کی گارنٹی سے نوازتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

حواشی وحوالہ جات

(1):www.gov.uk>domestic-violence،www.domesticviolenceLondon.nhs.uk,

www.alrc.gov.au>publications/family-violence.

(2) :National Calculation Against Domestic Violence

(3):www.domesticviolence.com. au> ,www.safehorizon.org

(4) مسلم بن الحجاج ،**المسلم الصحیح** ،کتاب الایمان،باب: **صحبة المماليك وكفارة من لطم عبده**:ص/رقم:۳۱۳۶۔

Muslim bin Al-Hajjaj,Al Msulim-al-Sahih.p:1659.

(5) محمدبن عیسیٰ الترمذی،**جامع الترمذی**،ابواب الرضاع،باب ماجاء فی حق المراۃعلی زوجها ص/رقم:۱۸۷۔

Al Tirmziī, Muhammad bin Esa'**Al, jame'al Tirmizi**, p ۱۸۷.

(6) القرآن :۲:۱۸۷۔

Al Quran, 2:187.

The protocols of the Elder of Zion:(7)(تسخیرعالم کایہودی منصوبہ ترجمہ ابن حسن،ص:۲۵،۲۶،مسلم ورلڈ ڈیٹاپروسیسنگ پاکستان)

The protocols of the Elder of Zion, Translated by Ibn e Hassan, p 25,26,Muslim World Data Processing, Pakistan.

(8) ابوعبدالله محمدبن یزیدابن ماجه ، **الصحیح ابن ماجه**،باب النکاح :ص/رقم:۱۸۵۳، محمدبن حبان التمیمی ،**الصحیح ابن حبان** ص: /رقم:۴۱۷۱)

Ibn e Majah Abu Abdullah Muhammad bin Yazeed,Al Sahih ibn e majah,le albani, p 1853, Muhammad bin Habban,al Sahih ibn e Habban,p,4171.

(9): Global status Report on violence prevention 2014.

(10):www.healthfinder.gov,familydoctor.org,www.livesrespect.org/dating violence.

The protocols of the Elder of zion:(11)(تسخیرعالم کایہودی منصوبہ ترجمہ ابن حسن،ص:۲۹،مسلم ورلڈ یٹاپروسیسنگ پاکستان)

The protocols of the Elder of Zion, Translated by Ibn e Hassan, p 25,26, Muslim World Data Processing, Pakistan.

(12) القرآن:۲۴:۳۰۔

Al Quran, 24:30.

(13) القرآن:۲۴:۳1۔

Al Quran, 24:31.